السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ زمانہ میں جو انکم ٹیکس وصول کیا جارہا ہے، یہ انکم ٹیکس اگر کوئی شخص زکوۃ سے ادا کرے، تو جائز ہوگا، کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ ٹیکس نہیں تھا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف قرآن شریف نے خود بتائے ہیں، اور اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينَ الاية چونکہ انکم ٹیکس کے مصارف وہ نہیں بلکہ بہت سے مصرف شرعاً ناجائز بھی ہیں، اس لیے زکوٰۃ اس میں محسوب نہ ہوگی۔

((۲۰ رمضان ۱۳۵۰ھ اہل حدیث

تشریح:...زکوٰۃ آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے

(اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ:۶۰

یعنی زکوٰۃ فقیروں کے لیے ہے، اور مسکینوں کے لیے ہے، اور ان لوگوں کے لیے ہے جو اس پر عامل ہوں اور مؤلفة القلوب کے لیے ہے، اور گردن چھڑانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے ہے، اور اللہ کی راہ میں صرف کرنے ''کے لیے ہے، اور مسافر کے لیے ہے، الیٰ آخرہ''

(حررہ عبدالعزیز عفی عنہ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۶۸)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

**جلد 7 ص 285**

**محدث فتویٰ**